نقش آغاز راشد الحق سمیع

نئی حکومت کا شاخ نازک پر قیام

ایک ماہ سے زائد جاری اعصاب شکن اور صبر آزما مذاکرات جو مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان ہو رہے تھے بالآخر تمام پارٹیوں بشمول حکومت کی بے لچک پالیسیوں کے باعث ناکام ہو گئے اور پھر اس کے نتیجے میں حکومت اور اس کی ہم خیال جماعت (مسلم لیگ 'ق') نے حکومتی اثر و رسوخ لالچ اور دباؤ کے نتیجہ میں حکومت کا ڈھانچہ ایک ووٹ کی معمولی اکثریت سے قائم کر تو لیا ہے لیکن اس کا قیام اور اسکی مدت اقتدار کے بارے میں تمام تجزیہ نگار متفق ہیں کہ دل کا جانا ٹھہر گیا ہے صبح گیا یا شام گیا۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ملک میں ایک کمزور حکومت کا قیام ملک وملت کے لئے کسی بھی طور پر نیک شگون نہیں ہے اور پھر فوجی جرنیلوں اور مخصوص عالمی حالات کے تناظر اور سیاسی جماعتوں کی بلیک میلنگ کے باعث اس کی رخصتی کا ہر وقت دھڑکا رہے گا۔

تین سال سے تو قوم کو یہی باور کرایا جا رہا تھا کہ نئے الیکشن میں ملک وملت کی تقدیر کا پانسہ پلٹ جائے گا اور ایک نئی صالح، قابل قیادت قوم کو فراہم کی جائے گی۔ لیکن منقسم انتخابی نتائج، حالات کے جبر اور حکمرانوں کی پالیسیوں کے باعث شب تاریک کے گزرنے کے بعد بھی وہ امیدوں کا سورج طلوع نہ ہو سکا جس سے اپنے ''ظلمت کدے'' کی تاریکی دور ہو جاتی ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

وہی پرانے چہرے، وہی سیاسی مداری، وہی پرانی حکومتوں والے خدوخال اور وہی فرسودہ و بوسیدہ نظام حکومت اور وہی باعث ذلت ہارس ٹریڈنگ۔ کچھ بھی تو نہیں بدلا۔ آدھی قوم سے زیادہ نے مجلس عمل کو اپنے ضمیر کی آواز قرار دیا اور انہیں مینڈیٹ دیا کہ ظالمانہ اور انگریزی نظام کے لات ومنات سے انہیں چھٹکارا ملے لیکن ان بتوں کے محافظ آذروں نے اس کے تحفظ کے لئے ہزار سدِ سکندری کھڑی کر دیں۔ حکومت، پیپلز پارٹی اور امریکہ نے آخر تک اس کے خلاف اپنی سازشیں جاری رکھیں اور اپنے مقصد میں کامیاب رہیں۔

وزیر اعظم کے حلف کے بعد پہلی ہی فرصت میں ۲۶ وزراء اور مشیروں کی فوج ظفر موج کی پہلی قسط ہمارے سامنے آ گئی ہے۔ خدا جانے مزید اس سلسلے میں اور کتنی نئی قسطیں قوم کو بھگتنا پڑیں گی۔ بہر حال اس تمام کھیل تماشے کا

اضافی بوجھ غریب آدمی کو ہی اٹھانا پڑے گا اور اس کی قبائے مفلسی میں مزید رنج وغم کے پیوند لگ جائیں گے۔

اس تمام صورتحال اور حکومت سازی میں متحدہ مجلس عمل کا بھی ایک بڑا رول رہا۔ اگر چہ اس کا نتیجہ کچھ بھی سامنے نہ آسکا اور مجلس عمل کے ووٹروں پر اس سعی رائیگاں کا کافی منفی اثر بھی پڑا۔ اگر چہ پارلیمنٹ اور جمہوری نظام میں مجلس عمل نے اپنا حق استعمال کیا کیونکہ خلق خدا نے ووٹ اس لئے مجلس کو دیئے تھے کہ ملک کے نظام میں تبدیلی لائی جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی بغیر حصول اقتدار واختیار کے ممکن نہیں تھی لیکن موجودہ عالمی حالات اور خصوصاً امریکہ بہادر کی موجودگی میں پاکستان جیسے جغرافیائی لحاظ سے انتہائی نازک اور حساس ایٹمی ملک میں ''مُلاؤں'' کی حکومت کسے اور کیسے گوارا کی جاسکتی تھی؟ چاہیے تو یہ تھا کہ ان نازک حالات میں مجلس عمل اپنے دامن کو اس کھینچا تانی سے محفوظ رکھتی تو یہ زیادہ حکمت اور وقار کا مقام ہوتا۔ خیر جو کچھ ہوا وہ کل کی بات ہوئی لیکن اب آئندہ قیادت کو پھونک پھونک کر قدم اٹھانے ہوں گے۔ اور ایسے اقدامات سے پرہیز کرنا پڑے گا جس سے مجلس عمل کی اچھی ساکھ مجروح ہو۔

تاہم یہ امر خوش آئند ہے کہ مجلس عمل کے قائدین نے پارلیمنٹ میں حکومت کے ساتھ بعض معاملات میں تعاون کرنے کی جو یقین دہانی کرائی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وسیع النظری اور اعلیٰ اقدار کی ایک نئی مثال انہوں نے قائم کی ہے اور آئندہ بھی مجلس عمل کو چاہیے کہ وہ روایتی اپوزیشن کا کردار ادا نہ کرے اور ایک صحت مند اور مثبت حزب اختلاف کی طرح نو ڈالے۔ یقیناً یہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا ایک نیا باب ہوگا۔

نئے وزیر اعظم ظفر اللہ خان جمالی نے اس بات کا واضح طور پر اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے پیشرو مشرف حکومت کی داخلی اور خارجی پالیسیوں کا تسلسل برقرار رکھیں گے جو کہ باعث صد افسوس ہے' نئی حکومت کو قوم کی دلوں کی دھڑکن سننی چاہیے اور ان کے جو بنیادی مسائل ہیں ان کا مداوا کرنا چاہیے اور غلامانہ خارجہ پالیسی کا طوق اپنے گلے سے اتارنا چاہیے اور اس ملک میں صحیح اسلامی نظام اور ایک فلاحی اسلامی ریاست کی داغ بیل رکھنی چاہیے۔ اگر ان امور کی طرف صدق دل سے توجہ دی گئی تو یقیناً مجلس عمل بھی ان کا بھرپور ساتھ دے گی اور قوم بھی مطمئن رہے گی اور اگر وہی پرانی روش اور انگریزی نظام کی حفاظت جاری رکھی گئی تو قوم کی مایوسی اور بے یقینی اور بڑھے گی۔

آخر میں ہمارے صوبہ سرحد کی حکومت سے بھی یہی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنے قول وفعل سے ایک ایسی اسلامی ماڈل حکومت تشکیل دے جو اس پسماندہ صوبہ کی تقدیر بدل دے اور یہاں پر نفاذ اسلام کو یقینی وعملی بنانے کے لئے اپنے تمام وسائل اور صلاحتیں صَرف کرے' کیونکہ یہاں کی عوام نے متحدہ مجلس عمل پر بے پناہ اعتماد کیا ہے' خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ ان کے اعتماد کو اقتدار کی چکا چوند کہیں اوجھل نہ کردے۔ منتخب حکومت کو حضرت مفتی محمودؒ کا شاندار دور حکومت کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔ اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اس نئی حکومت کو استحکام سے نوازے۔ (امین)